مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ
کراچی

بُرائی کا خاصہ

بُرائی کا یہ خاصہ ہے کہ جب وہ عام ہو جاتی ہے اور اس پر گرفت کا بندھن ڈھیلا ہو جاتا ہے تو رفتہ رفتہ اس کی نفرت وحقارت دلوں سے نکلتی جاتی ہے اور قلوب مسخ ہوتے جاتے ہیں اور نوبت یہاں تک جا پہنچتی ہے کہ وہ معیار "شرافت" بن جاتی ہے۔

(حضرت بنوری نور اللہ مرقدہٗ)

جلد ۱
سنہ ۱۴۰۳ھ
۲۸ رجب تا ۵ شعبان
سنہ ۱۹۸۳ء
۱۴ تا ۲۰ مئی
شمارہ ۴۸

خصائلِ نبوی برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ کا بیان

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی

باب ما جاء فی صفة درع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ کے بیان۔

فائدہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات زرہ تھیں جن کے نام حسب ذیل ہیں: ذات الفضول جو اپنی وسعت کی وجہ سے اس نام کے ساتھ مشہور تھی اور یہی وہ زرہ ہے جس کا قصہ حدیث کی کتابوں میں آتا ہے جو ابو الشحم یہودی کے پاس رہن تھی۔ اور باقی چھ کے نام یہ ہیں: ذات الحواشی۔ ذات الوشاح۔ فضہ۔ سعدیہ۔ تبراء۔ خرنق۔ اس باب میں دو حدیثیں بیان کی ہیں۔

۱۔ حدثنا ابوسعید عبد اللّٰہ بن سعید الاشج حدثنا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحٰق عن یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ عن جدہ عن عبد اللّٰہ بن الزبیر عن زبیر بن العوام قال کان علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم احد درعان فنھض الی الصخرة فلم یستطع فاقعد طلحة تحتہ فصعد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حتی استوٰی علی الصخرة قال فسمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحة۔

۱۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر احد کی لڑائی میں دو زرہ تھیں (ایک ذات الفضول اور دوسری فضہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چٹان کے اوپر چڑھنے کا ارادہ فرمایا مگر (وہ اونچی تھی۔ اور دو زروں کا وزن۔ نیز غزوۂ احد میں وہ تکلیفیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تھیں کہ جن کی وجہ سے چہرۂ مبارک خون آلودہ ہو گیا تھا غرض ان وجوہ سے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس چٹان پر نہ چڑھ سکے اس لیے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر ان کے ذریعے سے اس چٹان پر چڑھے۔ زبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے جنت کو (یا میری شفاعت کو) واجب کر لیا۔

فائدہ۔ جنگِ اُحد میں لڑائی کی حالت نہایت خطرناک تھی۔ حتیٰ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا واہمہ بعض لوگوں کو ہو گیا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس اونچی جگہ اس لیے تشریف لے گئے تھے تاکہ سب صحابہ رضؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ

باقی صــ پر ملاحظہ فرمائیں

باقی صفحہ ۲۱ پر

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــ ختم نبوت

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم - اے - ایل - ایل - بی

فی پرچہ - ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ــــــ ۶۰ روپیہ

ششماہی ــــــ ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ــــــ ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ــــــ ۲۱۰ روپیہ

کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور

شام ــــــ ۲۲۵ روپیہ

یورپ ــــــ ۲۹۵ روپیہ

آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا ــــــ ۲۷۰ روپیہ

افریقہ ــــــ ۲۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ــــــ ۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر:- عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:- کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت:- ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

۱	خصائلِ نبوی ﷺ	حضرت شیخ الحدیث	۲
۲	افادات	حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدظلہ	۴
۳	ابتدائیہ	سعید احمد جلال پوری	۶
۴	قادیانی افترار کی حقیقت	مولانا تاج محمد صاحب	۸
۵	حیاتِ عیسیٰ ؑ	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۳
۶	فضائلِ شعبان	مولانا محمد یوسف صاحب باوا (انگلینڈ)	۱۵
۷	حیا	مولانا محمد قاسم صاحب	۲۰
۸	علامہ کشمیریؒ	مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی	۲۲
۹	صدر صاحب کے نام ایک خط		۲۳
۱۰	نعت	حافظ لدھیانوی	۲۴

شعبہ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی

غلام یٰسین تبسم

ملتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـــ ختم نبوت

افادات عارفی

ضبط و ترتیب:۔ محمد جمیل خان

حتی الوسع خلاف شرع کام سے پرہیز کریں

ملفوظات عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی

فرمایا:۔ آپ کہتے ہیں: کہ آج کل اس زمانہ میں ہم دیندار بھی بننا چاہتے ہیں اور دنیاوی کوئی کام بھی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن دین دار بن کر کوئی دنیاوی کام رزق کی کمائی کے لئے بہت مشکل ہے۔ کیونکہ روزی کمانی پڑتی ہے خریدار اور گاہک سب ایک قسم کے ہیں متقی اور پرہیزگار نہیں عوام الناس کا ذہن، مزاج اور عادات حکومت کی کھلی اجازت اور اس کی بے دینی کی بنا پر بد دینی کی طرف بدلتا جا رہا ہے، تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ کیا دنیا کو چھوڑ کر جنگل میں جا کر بیٹھ جائے؟ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کو ملازمت کرنی ہے تو کونسا محکمہ ایسا ہے۔ جس میں کام کرتے ہوئے آپ شریعت کی پابندی کر سکیں! محکمہ تعلیم کو لیجیے حالانکہ یہ ایسا محکمہ ہے کہ اس کے اندر آدمی اگر آجکل حلال کمانا چاہے تو نہایت آسانی سے ساتھ کما سکتا ہے لیکن اس میں آپ دیکھیں رشوت بدعنوانی بے ایمانی اور شریعت کے خلاف کام ہوتے ہیں اور اس پر آدمی کو مجبور بھی کیا جاتا ہے تو جب محکمہ تعلیم جو کہ سب سے اعلیٰ محکمہ ہے اس کا یہ حال ہے تو دوسروں کا کیا حال ہوگا آپ تجارت کے شعبہ کو دیکھئے اسمیں چور بازاری، بے ایمانی فریب کاری۔ جوا بازی اور ناجائز درآمد و برآمد عام ہے اور غلط تکڑیاں اور کار خانہ کام کر رہے ہیں تو آخر ہم کونسا کام کریں پیشہ اور کس طرح زندگی گذاریں دل کے اندر اس خلش کا پیدا ہونا اور خیال آنا کہ دینداری کے ساتھ کام کریں یہ مبارک اور ایمان کا تقاضہ ہے جب یہ خلش اور تقاضہ بھی ختم ہو جائے تو سمجھئے ایمان بھی ختم ہو گیا تو اب اس خلش کے بعد ہم نے سوچ اور فکر کرنی ہے کہ کونسا کام کریں معمولی سا کام بھی لوگ دینداری سے نہیں کرنے دیتے، آپ دینداری کریں گے لوگ آپ کو بے دینی پر مجبور کریں گے۔ تو آپ کے لئے فتویٰ نہیں کیونکہ فتویٰ تو علمائے کرام دے سکتے ہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذوق بتا رہے ہیں وہ یہ کہ جو ایسی صورت میں تجارت کی جائے اور اس میں حتی الوسع (اپنی طاقت کے مطابق) مکروہات اور منکرات سے بچے اور جہاں نہ بچ سکتا ہو اور حکومت یا لوگوں کی بنا پر منکر کام کرنے پر مجبور ہو تو کراہت قلب کے ساتھ کرے اور پھر اپنے رب سے توبہ اور استغفار کرے۔

فرمایا:۔ سب سے غلط اور اسلام کی روح کے منافی امر یہ ہے کہ غیر ممالک میں جب کوئی چیز بھیجتے ہیں تو نمونہ اور سیمپل دکھاتے کچھ ہیں اور بھیجتے کچھ ہیں۔ یعنی دوسرا گھٹیا مال بھیجتے ہیں یہ بہت ہی

غلط بات ہے اس سے نہ صرف مسلمانوں کا وقار اور عزت ختم ہوتی ہے بلکہ اسلام کی توہین بھی ہوتی ہے۔ تو ایسی صورت حال میں بھی تمہارا کام یہ ہے کہ حتی الوسع کوشش کرو کہ جتنا آپ کے اختیار میں ہے اتنا آپ عمل کریں اور جہاں آپ مجبور ہوں وہاں کراہت دل سے اور گناہ سمجھتے ہوئے کریں اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں۔

فرمایا:- یہ تو ٹھیک ہے کہ بہت سی جگہ ہم مجبور ہیں کہ معاشرہ، ماحول، برادری اور حکومت ہمیں ان چیزوں پر مجبور کرتی ہے۔ لیکن جن چیزوں میں ہم مجبور نہیں مثلاً اخلاقیات وغیرہ ان میں آپ قطعاً مجبور نہیں۔ ان کے اندر بھی احکام ہیں (یعنی صغائر کبائر دونوں ہیں) کبائر سے بچنا ضروری ہے اور جس چیز میں سے آپ بچ نہیں سکتے اس میں اپنے اختیار کے مطابق کریں گاہک سے آپ بے ایمانی نہ کریں غلط چیز نہ دیں۔ دھوکہ اور فریب نہ کریں تجارت میں جھوٹی قسم نہ کھائیں۔ حرام چیز کی تجارت مثلاً شراب، تصاویر اور فلم کی تجارت نہ کریں اس لئے حرام چیز بیچنے کی تو شریعت نے مکمل ممانعت کی ہے اور حلال تجارت کی اجازت اور خاص کر کپڑے کی تجارت کی تو شریعت میں ترغیب آئی ہے۔ الغرض جہاں تک اختیار ہے تو غلط اور خلاف شریعت کام سے پرہیز کریں اور جہاں مجبور ہو جائیں تو اللہ میاں سے توبہ کریں۔

فرمایا:- حضرت تھانویؒ ایک جگہ دعوت پر تشریف لے گئے۔ کورا کپڑا یہ جب تک استعمال ہو کر نہ دھلے اس وقت تک سفید نہیں ہوتا تو اس زمانہ کے دھوبی اس کو کرایہ پر دے دیتے تھے تاکہ استعمال ہو جائے تو امیر گھرانہ کے لوگ اس کو کرایہ پر لے کر دسترخوان کے طور پر استعمال کرتے تھے تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ اس جگہ دھو

دسترخوان بچھے ہوئے ہیں اب اگر اسی وقت کوئی بات کرتے تو اندیشہ فساد تھا اور تبلیغ کی اہمیت نہ رہتی اس لئے حضرت نے اپنے ساتھی کو کہا کہ اس پر تو

باقی صفحہ ۱۹ پر

بقیہ:- علامہ انور شاہ کاشمیری

کشمیر کمیٹی

مہاراجہ کشمیر نے ایک مرتبہ کشمیر کے مسائل کو نمٹانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کا سربراہ آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود ہیڈ آف دی جماعت قادیان کو بنایا۔ جب کہ حکیم مشرق علامہ اقبالؒ اس کمیٹی کے ممبر بنائے گئے۔ حضرت الامام کشمیریؒ مہاراجہ کشمیر کی اس فتنہ انگیزی پر تڑپ اٹھے۔

(۱) اور مہاراجہ کو احتجاجی مراسلے بھیجے۔ کیونکہ مرزا بشیر کو صدر تسلیم کرنا گویا مرزائیوں کو مسلمان ماننا تھا۔ جب کہ قادیانیت کفر کا دوسرا نام ہے۔

(۲) اور مجلس احرار اسلام کو ہمہ گیر احتجاج پر آمادہ کیا۔

(۳) ادھر علامہ اقبالؒ مرحوم کو ممبر شپ قبول کرنے پر طویل مکتوب گرامی لکھا۔ اور قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور انگریز دوستی پر مطلع فرمایا۔ حضرت الامام کشمیریؒ کی اس تنبیہ پر نہ صرف یہ کہ علامہ اقبال نے کشمیر کمیٹی کی ممبر شپ سے استعفاء دیا بلکہ قادیانیت کے خلاف رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منادی بن گئے۔ جب کانگریس کے صدر نے مسلمانوں کو قادیانی تحریک کی تائید کا مشورہ دیا تو علامہ مرحوم نے انگریزی زبان میں کانگریس کے سربراہ سے طویل خط و کتابت میں قادیانیت کو اسلام سے علیحدہ تحریک قرار دیا۔ جس میں امام العصرؒ کی مساعی کا زبردست حصہ تھا۔ فجزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔

(آمین) (جاری ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

قادیانیت کا سدِّ باب کیا جائے

"چلتی ریل میں قادیانیت کی تبلیغ کرنے اور پمفلٹ بانٹنے والے ریلوے کے سپاہی کے خلاف باوجود تحریری درخواست و اطلاع کے انسپکٹر جنرل پولیس ریلوے نے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی، اطلاع کے مطابق ۱۰ / اپریل کو جناب ایکسپریس کے درجہ اوّل کے ڈبے میں ریلوے کا سپاہی ملک شیر جس کا بیلٹ نمبر ۶۰۶۵ ہے۔ قادیانی لٹریچر تقسیم کر رہا تھا، سپاہی کی اس دیدہ دلیری پر ریل کے ایک مسافر شیخ محمد امین نے اعتراض کیا، تو وہ سپاہی اس سے الجھ پڑا، لیکن لوگوں نے بیچ بچاؤ کروا دیا، شیخ محمد امین نے سپاہی کی اس حرکت پر تحریری شکایت کے ہمراہ یہ دونوں مذکورہ پمفلٹ بھی انسپکٹر جنرل پولیس ریلوے کو ارسال کئے ہیں، لیکن ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔"

(روزنامہ جسارت کراچی ۲۴ اپریل ۱۹۸۳ء)

گزشتہ دنوں جناب صدر صاحب نے ایک بیان میں کہا تھا کہ "کوئی شخص بھی آئین کی بالادستی سے مستثنیٰ نہیں۔" ـــــ مگر جناب صدر کے اس بیان کے باوجود مندرجہ بالا خبر، مولانا محمد اسلم قریشی کا اغوا اور قادیانی آرگن روز نامہ "الفضل" اور ہفت روزہ "لاہور" کی دل خراش تحریروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شاید "قادیانی" جناب صدر کے اس بیان سے مستثنیٰ ہیں۔ چنانچہ روز نامہ جسارت کی یہ خبر جہاں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا پتہ دیتی ہے وہاں انتظامیہ کی بے بسی اور سردمہری پر بھی حیرت انگیز ثبوت فراہم کرتی ہے۔ کہ ایک طرف ملک کی غیر مسلم اقلیت کی جرأت تو اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اسلام اور آئین پاکستان کو چیلنج کرتے ہوئے کھلے بندوں بغاوت کا نہ صرف ارتکاب کیا جاتا ہے بلکہ سرعام اس کی تبلیغ بھی کی جا رہی ہے ـــــ مگر دوسری جانب انتظامیہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے باوصف عضوِ معطل کی طرح اپنی بے بسی کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ (خدا نخواستہ) جیسے یہ ملک مسلمانوں کے بجائے قادیانیوں کا ہے۔ یا کم از کم اس کے اقتدار اعلیٰ کی ڈور قادیانیوں کی دائرہ اختیار میں ہے۔ جس کے پیش نظر ـــــ انتظامیہ بے بس اور مجبور ہے۔ اگر ایسا نہیں۔ اور یقیناً ایسا نہیں تو کیا ہماری انتظامیہ اور حکومت ـــــ یہ تبلانا پسند فرمائے گی کہ وہ کون سی مجبوریاں ہیں جن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انتظامیہ ان کے خلاف کارروائی کرنے سے گریز کرتی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے

مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو آج سے دو ماہ دس دن قبل ۲۰ فروری کو قادیانیوں نے مبینہ طور پر اغوا کر لیا جس پر پورے ملک میں شدید ردِ عمل ہے اور پوری مسلم برادری ان کی بازیابی کا مژدہ سننے کے لئے منتظر اور بے تاب ہے اور اس سلسلہ میں جناب صدر صاحب سے انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں بھی کی جا چکی ہیں۔ لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جناب صدر اتنا طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود صرف "بازیابی کی یقین دہانی" کے علاوہ تادم تحریر کوئی عملی اقدام نہیں کر پائے ۔ جہاں تک پولیس کی تفتیش کا تعلق ہے تو وہ بجائے مرزا طاہر کو شامل تفتیش کرنے کے مولانا محمد اسلم کے رشتہ داروں پر دباؤ ڈال رہی ہے ۔ جس سے قادیانیوں کو نہ صرف تقویت حاصل ہوئی ہے بلکہ وہ اب پہلے سے بہت زیادہ جری نظر آتے ہیں ۔ چنانچہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا پر پولیس اور انتظامیہ کی سست روی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اب انہوں نے گوارہ، گجرات وغیرہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر مبلغین کو بھی قتل اور اغوا کی دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں ـــــ جہاں تک کسی اقلیت کے حقوق کے تحفظ کا تعلق ہے، تو جناب صدر اس سلسلہ میں بے شک وسعت ظرفی کا مظاہرہ فرماویں (اور یقیناً اسلام اس کی اجازت دیتا ہے)

لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ (اقلیتی فرقہ) شعائر اسلام کی توہین، کفر و ارتداد کی سر عام تبلیغ اور مسلمانوں کے قتل و اغوا جیسے سنگین جرائم کا ارتکاب کرتا رہے، اور ہم اس سے صرف اس لئے درگذر کریں کہ اس کا تعلق اقلیت سے ہے۔ (جن کے حقوق کا تحفظ ہمارے ذمہ ہے) جناب صدر، مسلمان ہونے کی حیثیت سے نفاذ اسلام کے دعویٰ دار ہیں۔ انہیں بخوبی معلوم ہونا چاہئے کہ مملکت اسلامی میں موجود ایسے مجرم نہ صرف محارب ہیں بلکہ واجب القتل ہیں ـــــ انہی صفحات میں کئی بار ہم یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ قادیانیوں کو فوراً کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔ کیونکہ قادیانی گروہ نہ صرف ملک و ملت کا دشمن ہے بلکہ تعلق سماج کا بھی واحد ہی ذریعہ ہے جیسا کہ گذشتہ چند سالوں کے واقعات اور موجودہ اخباری رپورٹیں اس کی شاہد ہیں کہ قادیانی مملکت خدا داد پاکستان کے حصہ بخرے کر کے مرزا محمود کے "اکھنڈ بھارت" کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنا چاہتے ہیں۔

ہم اپنی محدود سوچ کے پیش نظر اس نقطہ کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ حکومت وقت اور انتظامیہ باوجود مسلمان ہونے کے آخر ایک مٹھی بھر اقلیت سے اس قدر کیوں خائف ہے۔ یا پھر حکومت وقت نے ان کو کھلے طور دریدہ دہنی کی اجازت دے رکھی ہے؟ اگر ایسا نہیں تو کیا ہم اس استفسار میں حق بجانب ہیں کہ حضرت مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی اور تک شیر ریوے چاہی کے خلاف کارروائی میں اس قدر تاخیر کیوں برتی جا رہی ہے؟ اور قادیانیوں کو اسقدر جرأت کیونکر ہوئی۔

ہم جناب صدر صاحب سے گذارش کریں گے کہ وہ اس سلسلہ میں ذاتی دلچسپی لیں اور نا اہل عملہ کو فوراً معطل کر کے نئے عملہ کا تقرر کریں۔ اور انتظامیہ سے قادیانیوں کو فوراً نکال باہر کریں۔ اس میں اگر مزید سستی برتی گئی۔ تو یقیناً ملک و قوم کے مفاد میں بہتر نہ ہو گی۔ خدا کرے ہماری یہ کوشش بار آور ہو جائے۔ (آمین)

سعید احمد عفی عنہ

امام عبدالوہاب شعرانی پر قادیانی بہتان و افترا کی حقیقت

تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیروالی

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مخلص مرید مرزا خدا بخش نے ایک ضخیم کتاب "عسل مصفّٰی" نامی لکھی اور اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد کی زندگی میں طبع ہو کر منظر عام پر آیا۔ مرزا غلام احمد کے نزدیک اس کتاب کی اہمیت کیا تھی؟ کتاب کا مصنف لکھتا ہے۔

"جب عاجز نے بوقت اول ایڈیشن کتاب عسل مصفّٰی بحضور حضرت مسیح موعود پیش کی۔ تو وہ کتاب دیکھ کر بہت مسکرائے۔ بعد ازاں زبانِ مبارک سے فرمایا کہ آپ ہی ہر روز بعد نماز مغرب اس کو سنا دیا کریں۔ چنانچہ بہ تعمیل ارشاد کئی ماہ تک مغرب سے عشاء تک سناتا رہا۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ جب بعض صاحبان نے مغرب سے پہلے کر دیا کہ ہم کچھ بحضور مسیح علیہ السلام سنانا چاہتے ہیں تو میں کتاب ہمراہ نہ لے جاتا۔ مگر حضرت اقدس کو اس قدر دلچسپی اس کتاب سے ہو گئی تھی۔ کہ جب میرے ہاتھ میں کتاب نہ دیکھتے تو فرماتے کیوں کتاب نہیں لائے۔ جاؤ لاؤ اور سناؤ۔ ایک دفعہ زنان خانہ میں جب کہ بہت سی مستورات جمع تھیں۔ فرمایا کہ مرزا خدا بخش صاحب نے ایسی کتاب لکھی ہے کہ میرے مریدوں میں سے کسی نے آج تک ایسی عمدہ کتاب نہیں لکھی"

(عسل مصفّٰی جلد اول ایڈیشن دوم ص۳)

اس کتاب کے حصہ اول صفحہ ۳۵۸ سولہویں صدی "حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات پر دیگر اشخاص کی شہادت" کے تحت کتاب کا مصنف مرزا خدا بخش لکھتا ہے۔

شہادت امام شعرانی

وہ اپنی کتاب طبقات جلد ثانی صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں۔

"وکان یقول ان علی بن ابی طالب رفع کما رفع عیسٰی علیہ السلام و نیزل عیسٰی علیہ السلام وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب بھی اسی طرح اٹھائے گئے۔ جس طرح عیسٰی علیہ السلام اٹھائے گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس دنیا سے وفات پا کر اٹھائے گئے تھے۔ اسی طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی لعنت کی موت سے بچ کر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے"

جواب

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "طبقات الکبریٰ" مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مصری کی جلد دوم

صفحہ ۳۹ پر کسی اور شخص کا ذکر کرتے ہوئے ان کا مذہب یوں نقل کرتے ہیں وکان یقول ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رفع کما رفع عیسیٰ علیہ السلام وینزل علی ابن ابی طالب کما ینزل عیسیٰ علیہ السلام

ترجمہ :- وہ کہا کرتے تھے کہ تحقیق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اٹھائے گئے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے - اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نازل ہوں گے۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے -

کتاب "طبقات الکبریٰ" کی اس عبارت کا سیاق وسباق بتا رہا ہے کہ کسی اور شخص کا قول حضرت امام عبدالوہاب شعرانی نے نقل کیا ہے ۔ یہ نہیں کہ یہ اُن کا اپنا عقیدہ ہے۔ امام صاحب نے اس جگہ قُلْتُ یا اقول نہیں لکھا ہے۔ ان الفاظ سے تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی دوسرا شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت علی کے رفع اور نزول کا قائل تھا -

حضرت قطب ربانی ۔غوث صمدانی - عالم ربانی امام عبدالوہاب رح شعرانی کا (حیات و وفات مسیح کے مسئلہ کے بارہ میں) اپنا عقیدہ دیکھنا ہو تو آن کی مشہور کتاب .... "الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر " ملاحظہ فرمائیں۔ آپ اس کتاب کی جلد دوم بحث ۶۵ صفحہ ۲۹۰ پر تحریر فرماتے ہیں ۔ (ترجمہ) "اگر تو سوال کرے کہ جب عیسیٰ آئے گا تو پھر کب مرے گا - تو جواب اس کا یہ ہے کہ جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین نے فتوحات کے باب ۳۶۹ میں فرمایا ہے کہ جب وہ دجال کو قتل کرے گا - اس وقت فوت ہوگا - اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسیٰ کے نزول پر کیا دلیل ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ اس کے نزول پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے - وَ اِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ یعنی جس وقت نازل ہوگا۔ اور لوگ اس پر اکٹھے ہوں گے - اور معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود اور نصاریٰ جو عیسیٰ کے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے کے منکر ہیں اُس وقت یہ سب لوگ ایمان لائیں گے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے وَ اِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ اور عیسیٰ البتہ قیامت کی نشانی ہے - اور قرآن کے لفظ علم کو عین اور لام کے زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے - اور اِنَّہٗ میں جو ضمیر ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے و لما ضرب ابن مریم مثلاً اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تحقیق مسیح کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔ اور حدیث میں دجال کی صفت میں آیا ہے ۔ کہ لوگ نماز میں ہوں گے کہ ناگہاں اللہ تعالیٰ بھیجے گا مسیح ابن مریم کو - وہ نازل ہوں گے دمشق کے مشرق کی طرف سفید منارہ کے پاس - حضرت مسیح نے دو زرد رنگ کی چادریں پہنی ہوں گی - دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوں گے - پس حضرت عیسیٰ کا نازل ہونا کتاب و سنت کے ساتھ ثابت ہو گیا۔ حق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں - اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے - اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بل رفعہ اللّٰہ الیہ (بلکہ اللہ نے عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھا لیا) حضرت ابو طاہر قزوینی نے فرمایا ہے کہ جان کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں جانے کی کیفیت اور اس کے اترنے اور آسمان میں ٹھہرنے کی کیفیت - اور کھانے پینے کے سوا اس قدر ٹھہرنا یہ اس قبیل سے ہے کہ عقل اس کے جاننے سے قاصر ہے - اور ہمارے لئے اس میں بجز اُس کے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اس کے ساتھ ایمان لائیں - اور اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کریں -

" پس اگر کوئی سوال کرے کہ اس قدر عرصہ تک کھانے پینے سے بے پرواہ رہنا یہ کس طرح ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے و ما جعلنا ھم جسدا لا یاکلون الطعام یعنی ہم نے نبیوں کو ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے پینے سے مستغنی ہو - تو اس کا جواب یہ ہے کہ طعام کھانا اس شخص کے لئے ضروری ہے جو زمین میں ہے - کیونکہ اس پر ہوا گرم و سرد غالب ہے - اس لئے اس کا کھانا پینا تحلیل ہو جاتا ہے - جب پہلی غذا ہضم ہو جاتی ہے - تو اللہ تعالیٰ اس کو اور غذا اس کے بدلے میں عنایت کرتا

ہے۔ کیونکہ اس دنیا غبار آلود میں اللہ تعالیٰ کی یہی عادت ہے۔ لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اٹھا لے۔ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو اپنی قدرت سے لطیف اور نازک کر دیتا ہے۔ اور اس کو کھانے اور پینے سے ایسا بے پرواہ کر دیتا ہے جیسے اس نے فرشتوں کو اس سے بے پرواہ کر دیا ہے۔ پس اس وقت اس کا کھانا تسبیح ہوگا۔ اور اس کا پینا تہلیل ہوگا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے کے بغیر پے در پے روزے رکھتے ہیں اور ہم لوگوں کو اجازت نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں۔ میرا رب مجھ کو کھانا دیتا ہے۔ اور پانی پلاتا ہے۔ اور مرفوع حدیث میں ہے کہ دجال کے پہلے تین سال قحط کے ہوں گے۔ پہلے سال میں آسمان تیسرا حصہ بارش کم کر دے گا۔ اور زمین تیسرا حصہ زراعت کا کم کر دے گی۔ دوسرے سال میں دو حصے بارش کے کم ہو جائیں گے۔ تیسرے سال میں بارش بالکل بند ہو جائے گی۔

پس اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے عرض کی یا رسول اللہ جب تو ہم آٹا گوندھنے سے پکنے تک صبر نہیں کر سکتے مسلمان اس دن کیا کریں گے۔ فرمایا جو چیز اہل آسمان کو کفایت کرتی ہے یعنی اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرنا۔ وہی اہل ایمان کو کافی ہوگی۔ شیخ ابو طاہر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ایک شخص خلیفہ خراط نامی کو دیکھا ہے جو مشرقی بلاد میں مقیم تھا۔ اس نے ۲۳ سال کچھ نہیں کھایا۔ اور دن رات اللہ کی عبادت میں مصروف رہا تھا۔ اور اس سے اس میں کچھ ضعف نہیں آیا۔ پس جب یہ بات ممکن ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے آسمان میں تسبیح و تہلیل کی غذا ہو تو کیا بعید ہے۔ اور ان باتوں کا اللہ ہی عالم ہے۔"

مندرجہ بالا عبارت سے یہ امر روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام عبدالوہاب صاحب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع آسمانی اور نزول کے قائل تھے۔ جیسا کہ انہوں نے صاف طور پر فرمایا ہے

"حق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے"

ممتاز عالم دین اور سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے شیخ، مولانا رومؒ، مولانا جامیؒ، مولانا نظامی اور شیخ سعدی شیرازیؒ کے علوم کے وارث اور منیجر ہفت روزہ ختم نبوت کے والد حضرت مولانا فیروزالدین رحمۃ اللہ علیہ

آہ حضرت مولانا فیروزالدین چشتی صابریؒ

۴ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْن۔ مرحوم کا تعلق پاکستان کے ایک ایسے علاقے سے تھا جو خدمت دین اور ایثار و قربانی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے، جس کی آغوش میں حضرت سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہیدؒ جیسے نامور سپوت اور مجاہدین اسلام محو خواب ابدی ہیں۔ جنہوں نے توحید و سنت کے گلشن کو خونِ جگر دے کر سینچا۔

حضرت مولانا فیروز الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی مجاہدین اسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی ساری زندگی توحید و سنت کی شمع جلاتے ہوئے اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم جہاں متقی اور پرہیزگار تھے وہاں آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ ممتاز روحانی پیشواؤں میں سے تھے۔

اتباع سنت مرحوم کی طبیعت ثانیہ تھی۔ مرحوم پر چند روز قبل اپنے آبائی گاؤں بٹ گرام ضلع مانسہرہ ہزارہ ڈویژن میں فالج کا حملہ ہوا۔ جو انتہائی شدت کی بناء پر جان لیوا ثابت ہوا۔ جنہیں ۵ رجب ۱۴۰۳ھ کو ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ادارہ ختم نبوت کے جملہ کارکن اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیدار و اراکین جناب علی اصغر چشتی صابری منیجر ہفت روزہ ختم نبوت و دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی کرتے ہوئے ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمادیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادیں۔ (آمین)

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون: ۲۳۹۶۸۸، ۲۳۹۶۶۴۷

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

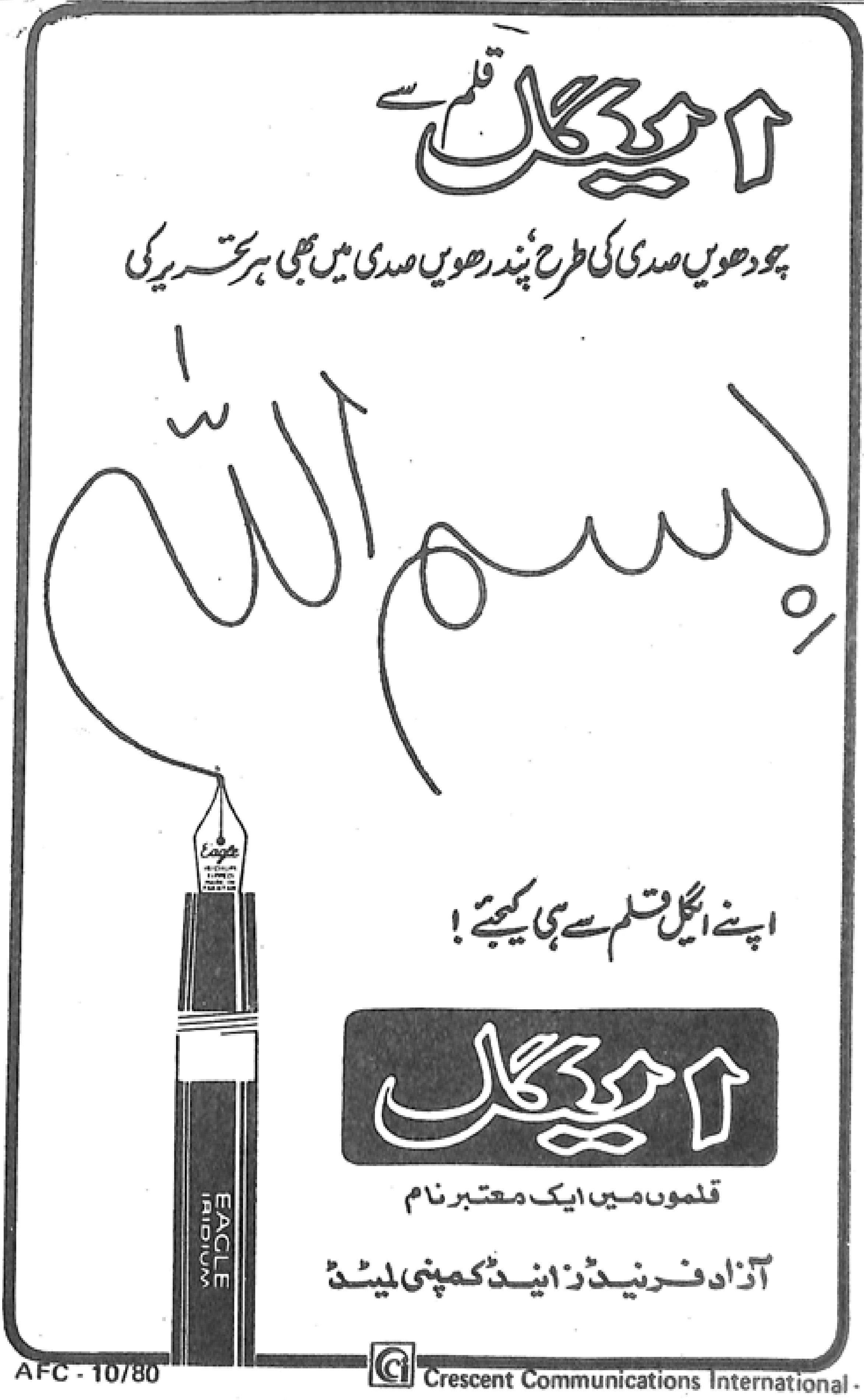
ایگل قلم سے
چودھویں صدی کی طرح پندرھویں صدی میں بھی ہر تحریر کی
بسم اللہ
اپنے ایگل قلم سے ہی کیجئے!
ایگل
قلموں میں ایک معتبر نام
آزاد فرینڈز اینڈ کمپنی لیٹڈ
EAGLE IRIDIUM
AFC - 10/80
Crescent Communications International

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں دسویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

علامہ قسطلانی اپنی کتاب مواہب لدنیہ میں مزید لکھتے ہیں :۔

و ان کان خلیفتہ فی الامۃ المحمدیتہ فھو رسول و نبی کریم علی حالہ لا کما یظن بعض الناس انہ یاتی واحد من ھذہ الامۃ نعم ھو واحد من ھذہ الامۃ لما ذکر من وجوب اتباعہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم والحکم بشریعتہ ۔

(مواھب لدنیہ ص۴۲۳ ۔ ج ۱)

اور اگرچہ آپ امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں خلیفہ ہو کر آئیں گے لیکن آپ بدستور رسول اور نبی مکرم ہوں گے ایسا نہیں جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں ۔ کہ وہ محض اس امت کے ایک فرد کی حیثیت سے (گویا مسلوب النبوۃ ہو کر) آئیں گے ۔ ہاں ! اس میں شک نہیں کہ (رسول اور نبی ہونے کے باوصف) وہ اس امت کے فرد بھی ہوں گے ۔ کیوں کہ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) پر عمل کرنا واجب ہوگا ۔

اس بحث کے آخر میں لکھتے ہیں ۔

و لیس فی الرسل من یتبعہ رسول لہ کتاب الا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وکفی بھذا شرفاً لھذہ الامۃ المحمدیۃ زادھا اللہ شرفاً ۔

مواھب لدنیہ ۔ ص۴۲۳ ، ج ۱

اور رسولوں میں کوئی ایسا رسول نہیں جس کی پیروی صاحب کتاب رسول نے کی ہو ۔ سوائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اس امت محمدیہ کے لیے ۔ اللہ تعالیٰ اس کے شرف میں اضافہ کرے ۔ کافی شرف ہے

اور حدیث معراج کے فوائد پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

و اما عیسیٰ فانما کان فی السماء الثانیۃ لانہ اقرب الانبیاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا انمحت شریعۃ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام الا بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولانہ

اور عیسیٰ علیہ السلام جو دوسرے آسمان پر تھے تو اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء علیہم السلام کی بہ نسبت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرب ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہی سے منسوخ ہوئی اور

ينزل في آخر الزمان لامة محمد صلى الله عليه وسلم على شريعته و يحكم بها . و لهذا قال عليه الصلوٰة والسلام انا اولى الناس بعيسى فكانت في الثانية لاجل هذا المعنى .

(صـ ۲۲۳)
(ج-۲)

دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نازل ہوکر آپ کی شریعت پر ہوں گے اور اسی کے مطابق حکم کریں گے اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نے فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ قرب عیسٰی علیہ السلام سے ہے تو ان کا دوسرے آسمان میں ہونا اس وجہ سے ہے ۔

شیخ زادہ شارح بیضاوی رحؒ کا عقیدہ

الشیخ العلامہ محمد بن مصطفٰی القوجوی الحنفی المعروف شیخ زادہ (۹۵۱ھ) حاشیہ بیضاوی میں سورہ النساء کی آیت ۱۵۸ کے تحت لکھتے ہیں :

و قوله تعالى "بل رفعه الله اليه" قال الحسن البصري الى السماء التي هي محل كرامة الله تعالى ومقر ملئكته ولا يجري فيها حكم احد سواه فكان رفعه الى ذلك الموضع رفعا اليه تعالى لانه رفع عن ان يجري عليه حكم العباد ...

(تکملہ جلد اول صـ۸۲)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلکہ اٹھا لیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف" امام حسن بصری فرماتے ہیں یعنی آسمان پر اٹھا لیا ۔ جو حق تعالیٰ شانہٗ کی کرامت کا محل اور اس کے فرشتوں کا مستقر ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا پس عیسٰی علیہ السلام کو اس جگہ کی طرف اٹھا لینا اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھا لینا ہے کیونکہ ان کو ایسی جگہ سے اٹھا لیا جہاں ان پر بندوں کی حکومت چلے ۔

اور "وکان اللہ عزیزًا حکیمًا" کی تفسیر میں لکھتے ہیں :۔

فعزة الله تعالى عبارة عن كمال قدرته فان رفع عيسى عليه الصلوٰة والسلام الى السموٰت وان كان متعذرًا بالنسبة الى قدرة البشر لكنه سهل بالنسبة الى قدرة الله تعالى لا يغلبه احد ۔ (حوالہ بالا)

پس اللہ تعالیٰ کا عزیز ہونا عبارت ہے اس کے کمال قدرت سے ۔ چنانچہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمانوں کی طرف اٹھا لینا اگرچہ بشری قدرت کے اعتبار سے دشوار ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے اعتبار سے بالکل آسان ہے اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا ۔

اور "و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہٖ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

و ان كان كل واحد من ضميرى به و موته لعيسى فلا اشكال لان اهل الكتاب الذين يكونون موجودين في زمان نزوله عليه الصلوٰة والسلام لابد و ان يؤمنوا به

(حوالہ بالا)

اور اگر "بہٖ" اور "موتہٖ" کی دونوں ضمیریں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف راجع ہوں تو کوئی اشکال ہی نہیں رہتا کیونکہ جو اہل کتاب آپ کے زمانۂ نزول کے وقت موجود ہوں گے وہ آپ پر ضرور ایمان لائیں گے ۔

شہاب الدین رملی شافعی کا عقیدہ

الامام العلامہ شہاب الدین ابو العباس احمد بن حمزۃ الرملی الشافعی (۹۵۷ھ) اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں ۔

و لهذا ياتي عيسى في آخر الزمان على شريعته و يتعلق به منها من اوامر و نهي ما يتعلق بسائر الامة (بحوالہ جواہر البحار للنبہانی صـ۱۳۱)

اور اسی بنا پر عیسٰی علیہ السلام آخری زمانے میں آپؐ کی شریعت پر نازل ہوں گے اور جو امر و نہی ساری امت سے متعلق ہیں وہ ان سے بھی متعلق ہوں گے

فضائلِ شعبان المعظم

مرتبہ:۔ الحاج ابراھیم یوسف باوا صاحب

برکت کا مہینہ اور نجات کی رات

گردش لیل و نہار نے ماہ رجب کو بھی ماضی میں تبدیل کر دیا جس کو اللہ ربّ العزّت نے گناہوں سے معافی مانگنے کے لئے بنایا اور رجب کے بعد عیبوں سے پاک ہونے کے لئے شعبان المعظّم لایا۔ اور اس کے بعد دِلوں کو روشن کرنے کے لئے رمضان المبارک بھیجا۔ قمری مہینوں میں شعبان سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ برکات و حسنات کے لحاظ سے صرف رمضان المبارک ہی سے کم ہے باقی تمام مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

سورہ دخان کی چند آیتیں

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۙ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۚ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۙ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ	حٰمٓ۔ قسم ہے کتاب مبین کی ہم نے اس کو ایک برکت والی رات میں اُتارا۔ ہم آگاہ کرنے والے ہیں اس رات میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے ہم بوجہ نعمت کے جو آپ کے رب کی طرف سے ہوتی ہے پیغمبر بنا کر بھیجنے والے تھے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس با برکت مہینہ کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ______ اپنا مہینہ فرمایا۔ شعبان شھری (شعبان میرا مہینہ ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کو اپنی طرف منسوب فرما کر اس حقیقت کا اعلان کیا ہے کہ یہ با برکت مہینہ اللہ ربّ العزّت کی عبادت و اطاعت اور بندوں کی خدمت کا ایک خصوصی پروگرام پیش کرتا ہے جو حضورؐ کی زندگی کا حقیقی مشن ہے۔ اس پروگرام پر عمل پیرا ہونے والوں کے لئے بے شمار اجر و انعام کا وعدہ ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: کہ لوگ اس مہینہ کی برکتوں اور خوبیوں سے غافل ہیں حالانکہ اس مہینہ میں لوگوں کے اعمال اللہ ربّ العزّت کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال بارگاہِ خدا وندی میں پیش ہوں تو روزہ سے ہوں (مفہوم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک روزہ رکھنے کے واسطے شعبان کا مہینہ زیادہ محبوب تھا۔ آپؐ شعبان میں روزہ رکھتے تھے اور پھر اس کو رمضان سے ملا دیتے تھے چنانچہ:۔

(۱) حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تو رکھتے چلے جاتے اور جب افطاری کرتے تو افطار ہی کرتے چلے جاتے۔ میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ بجز رمضان کسی اور مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(بخاری۔مسلم۔ ابو داؤد۔ تلخیص)

(۲) ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک روزے رکھنے کے لئے سب سے زیادہ محبوب مہینہ شعبان کا تھا۔ آپ شعبان میں روزے رکھتے یہاں تک کہ رمضان میں ملا دیتے تھے۔

(۳) امام نسائی نے حضرت اسامہ ابن زید رضؓ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جتنے روزے آپؐ ماہ شعبان میں رکھتے ہیں اتنے آپؐ کو کسی اور مہینے میں رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا لوگ اس مہینہ (کی عظمت و بزرگی) سے غافل ہیں۔ یہ مہینہ رجب و رمضان کے درمیان واقع ہوا ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مخلوق کے اعمال خدا کی جناب میں پیش کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں پیش ہو۔

(۴) حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ آپؐ پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کو اور مہینوں سے زیادہ شعبان میں روزہ رکھنا کیوں پیارا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس مہینہ میں اس سال مرنے والوں کی موت لکھی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری موت کا حکم میرے روزہ دار ہونے کی حالت میں لکھا جائے اس کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

(۵) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شعبان کے مہینے میں (ہمیشہ) ایک بھی روزہ رکھتا رہے گا اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ اس مبارک مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔

کہ کبھی ایسا محسوس ہونے لگتا کہ اب آپ رمضان تک مسلسل روزے رکھتے جائیں گے اور جب کبھی افطار فرماتے یعنی روزہ ترک فرماتے تو یہ شبہ ہونے لگتا کہ اب نہ رکھیں گے۔

ان تمام روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اس بابرکت مہینہ میں کثرت سے روزے رکھیں لیکن یاد رکھیں کہ اگر کثرت سے روزے رکھنے کی وجہ سے ضعف کا اندیشہ ہو اور رمضان المبارک کے روزہ پر برا اثر پڑنے کا خطرہ ہو تو صرف پندرھویں دن کا روزہ رکھ لیں چنانچہ ترمذی شریف میں ہے اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی یَکُوْنَ رَمَضَانُ، یعنی جب آدھا شعبان ہو جاوے تو رمضان کے آنے تک روزہ مت رکھو۔

ایک مشورہ

اگر آپ سال بھر روزہ رکھنے کا ثواب حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک آسان نسخہ یہ ہے کہ ہر مہینہ میں ایام بیض یعنی تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ پندرہ ۱۵ کا روزہ رکھ لیا کریں۔ انشاء اللہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کے مصداق بن کر سال بھر روزہ کا اجر و ثواب ملے گا۔ لیکن ان تینوں روزوں کو شعبان ہی کے لئے مخصوص نہ قرار دیا جائے اس لئے کہ حدیث میں خاص ۱۵ شعبان کے لئے صرف ایک روزہ کا ذکر ہے باقی تین روزوں کی فضیلت یہ ایک مستقل چیز ہے۔

فضائل شب برات

شعبان المعظم کے اس مقدس مہینہ کی پندرھویں رات کو "شب برات یا لیلۃ البراۃ" کہتے ہیں۔ یوں تو شعبان کا پورا مہینہ نیکی و ثواب کے حصول کا تو ہے ہی لیکن اس

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ماہ میں قابل قدر و قابل التفات ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کی درمیانی رات ہے اسی رات میں عمر، رزق، مالداری، مفلسی، عزت، ذلت، شادی، غمی اور موت و زندگی کے سارے معاملات کا نقشہ مرتب ہوتا ہے۔

اس رات میں اللہ رب العزت اپنے تمام بندوں کے گناہوں کی بخشش فرماتے ہیں۔

(۱) طبرانی و ابن حبان کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ۱۵ شعبان کی شب کو آسمانِ دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور اپنے تمام بندوں کے گناہ کو معاف فرما دیتا ہے۔ مگر سفاک اور اعزاء و اقارب - دوست و احباب سے قطع تعلق کرنیوالے کو معاف نہیں کرتا ہے۔

(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں رات کو عبادت کرو بیشک وہ مبارک رات ہے اس رات کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ کوئی ہے مغفرت چاہنے والا جس کو میں بخشدوں۔

(۳) حضرت ابو موسیٰ رضہ فرماتے ہیں کہ شب قدر کے بعد اس رات کا مرتبہ تمام راتوں سے افضل ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر متوجہ ہوتے ہیں اور تمام گناہگاروں کی مغفرت فرماتے ہیں، سوائے مشرک اور کینہ ور کے۔

(۴) ابن ماجہ میں حضرت علی رضہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نصف شعبان کی رات (شب برات) آئے تو رات کو جاگو (نمازیں پڑھو تلاوت کرو) اور دن کو روزہ رکھو اس لئے کہ اس رات سورج چھپنے کے بعد خداوند تعالیٰ آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور خدا کا منادی فرشتہ پکارتا ہے۔ ھل من مستغفر فاغفرلہ (ہے کوئی معافی مانگنے والا کہ میں اسے معاف کر دوں) وھل من تائب فاتوب علیہ (اور ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کر لوں) و ھل من سائل فاعطیہ سئولہ (اور ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کی مانگی ہوئی چیز اُسے دوں) تمام رات اللہ رب العزت اسی طرح اپنے بندوں سے محبت و شفقت آمیز خطاب فرماتا رہتا ہے اور صبح تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کا فیضان بدستور جاری رہتا ہے۔

(۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اسی رات کو جو سال بھر میں ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سال بھر کی خیر و شر کی بابت جو کچھ اُسے کرنا ہوتا ہے فیصلہ فرما دیتا ہے۔

(۶) مسند احمد میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی اس رات میں اپنی تمام مخلوق کی جانب ایک خاص توجہ فرماتا ہے اور خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے اور کینہ ور آدمی کے علاوہ سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(۷) مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہؓ تم جانتی ہو اس رات (پندرھویں شعبان کی میں) کیا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جتنے آدمی اس سال میں پیدا ہونے والے ہوتے ہیں اس رات میں وہ سب لکھے جائیں گے اور جس قدر مرنے والے ہوتے ہیں وہ سب بھی اسی رات میں لکھے جاتے ہیں۔ اور اس رات میں سب کے سالِ گزشتہ کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور سب کے لئے سال بھر کی روزی اتاری جاتی ہے۔

(۸) حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں پانچ راتوں میں

بندوں کی دعا مستجاب و مقبول ہوتی ہے ۔

(۱) شب جمعہ (۲) شب عیدالفطر (۳) شب عیدالاضحیٰ (۴) شب یکم رجب المرجب (۵) شب برات۔

—— اسی رات میں حضرت عزرائیلؑ (ملک الموت) کو ایک کتاب (یادداشت) دی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ اس صحیفہ میں جن لوگوں کے نام درج ہیں ان کی روح اسی سال میں قبض کی جائیں۔ بندہ غافل موت سے بے خبر دنیا کے کاروبار میں مصروف رہتا ہے۔ درخت لگاتا ہے۔ مکان بناتا ہے۔ نکاح کرتا ہے حالانکہ اس سال میں اس کی موت کا حکم صادر ہو چکا ہے۔

(۹) حضرت عطار بن یسارؓ سے مروی ہے کہ اس رات موت کے فرشتے کو دوران سال میں مرنے والوں کی خبر دے دی جاتی ہے اور حکم ہو جاتا ہے کہ ان کی رُوحیں قبض کر لینا (عجیب معاملہ ہے) کہ وہ شخص باغ لگا رہا ہے۔ مکانات اور محلات کی تعمیر میں لگا ہے۔ حالانکہ اس کا نام مُردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہے (سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں)

(۱۰) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے نور کا ایک دریا پیدا کیا اور ایک فرشتہ جس کے دو پر ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے اور دونوں قدم زمین کے ساتویں طبق کے نیچے ہیں۔ پس جب کوئی بندہ شعبان کے مہینے میں مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس فرشتے کو حکم فرماتے ہیں کہ آبِ حیات میں غوطہ لگا پھر اس پانی سے فرشتہ نکلتا ہے اور اپنے دونوں پروں کو جھاڑتا ہے تو پروں سے قطرے ٹپکتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ہر ایک قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اس بندہ کے لئے قیامت تک استغفار کرتا ہے۔

(فضائل شعبان صفحہ ۱۳)

محترم حضرات! آؤ آج ہم سب کچھ چھوڑ کر اپنے حقیقی خالق و مالک کے ساتھ اپنا رشتہ و رابطہ کو قائم کریں۔ بندہ عاصی کا کہنا ہے کہ بس مان جاؤ اور اب بھی باز آ جاؤ۔ گناہوں کو آزما چکے آؤ تقویٰ و سچائی کو بھی آزما لیں۔ سرکشیوں اور نافرمانیوں کو دیکھ چکے اب ذرا اطاعت اور تابعداری کا مزہ بھی دیکھ لیں۔ غیروں سے رشتہ جوڑ کر تجربہ کر چکے اب اُسی سے لو لگائیں جس سے دُور ہو کر ہم ذلیل و خوار ہو گئے۔ کیا ہم اب بھی اپنے معبودِ حقیقی کے سامنے گردن نہ جھکائیں گے؟ بتلاؤ ہمارے خدا وحدہ لاشریک نے ہمارے ساتھ کون سا بُرا سلوک کیا جو ہم اُس سے کنارہ کش ہو گئے۔ اگر اللہ کی چوکھٹ سے بھاگے ہوئے سر اُس کے آگے اب بھی نہ جھکے تو پھر کون سی شب ہے جو ہماری چوکھٹ پر آئے گی؟ یاد رکھیں کہ اگر خدانخواستہ وہ پاک ذات ہم سے کنارہ کشی اختیار کرے گا تو زمین کا ذرّہ ذرّہ ہم سے کنارہ کش ہو جائے گا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس سنہری موقعہ کا فائدہ اٹھائیں اور اللہ ربّ العزّت سے اپنا ناتہ جوڑ کر اللہ کی رحمت کو حاصل کریں جو بارش کی طرح برستی ہے اگر ہم نے رجب میں بندگی کا دانہ بویا اور شعبان میں اس کو آنسوؤں سے سیراب کریں گے تو انشاء اللہ رمضان المبارک میں اللہ کی بے انتہا رحمت کا کھیت کاٹ سکیں گے۔ ہے کوئی جو مجھ عاصی کی آواز پر لبیک کہنے والا......؟

اُس رات میں کیا کرنا چاہیئے؟

(۱) یوں تو ہر نمازِ فرض مسجد میں با جماعت ادا کرنی چاہیئے لیکن اس مُبارک رات میں پابندی کے ساتھ مغرب، عشاء، اور فجر کی نماز مسجد میں باجماعت اور صف اوّل میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے

کی کوشش کریں ۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ جو شخص مسجد جماعت میں مغرب سے عشار تک کا اعتکاف کرلے کہ نماز قرآن کے علاوہ کسی سے بات نہ کرے حق تعالیٰ شانہٗ اس کے لئے جنّت میں ایک محل بناتے ہیں اور یہ تو مشہور ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا گویا کہ نماز کے پڑھتے رہنے کے برابر ہے ۔ دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ جو شخص عشار کی نماز جماعت سے پڑھے اس کو آدھی رات تک نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اور اگر فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کرے تو پوری رات نماز پڑھتے رہنے کا ثواب ملتا ہے ۔ دوسری جگہ حضرت سہل رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں میں کثرت جاتے ہیں ان کو قیامت کے (ہولناک) دن کے پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دے ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جاوے کہ عشار اور فجر کی نماز با جماعت ادا کرنے میں کیا اجر و ثواب ہے تو گھسٹوں بلکہ سرینوں کے بل چل کر (مسجد) آویں ۔

(۴) مغرب اور عشار کے درمیان یا بعد عشار سونے سے قبل سورۃ سجدہ (۲۱ پارہ) اور سورۃ ملک (۲۹ پارہ) کی تلاوت کرے ۔ ایک روایت ہے کہ جس نے ان دونوں سورتوں کو پڑھا اس کے لئے ستّر نیکیاں لکھی جاتی ہے اور ستّر برائیاں دور کی جاتی ہے۔ ایک روایت ہے کہ جس نے ان دونوں سورتوں کو پڑھا ان کے لئے عبادت لیلۃ القدر کی برابر ثواب لکھا جاتا (کذاق المظاہر مزید برآں یہ کہ یہ سورتیں اللہ کے عذاب (قبر) سے روکنے والی ہے اور نجات دینے والی ہے ۔

(۳) بزرگوں سے ثابت ہے کہ وہ شب برات کو نماز مغرب کے بعد سورۃ یٰسین تین بار پڑھتے ہیں اول بار درازی عمر کی نیت سے ۔ دوسری بار بلاؤں کی دفع کرنے کے واسطے ۔ تیسری بار خدا کے سوا کسی اور کا محتاج نہ ہونے کے لئے اور ہر بار سورۃ یٰسین کے بعد مندرجہ ذیل دُعا ایک بار پڑھتے ہیں۔ اس دُعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ انکی حاجت پوری فرماتا ہے اور سال بھر تک تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھتا ہے ۔ باقی آئندہ

بقیہ :- افادات

کھانا جائز نہیں ہے اور اس وقت مجھ سے کہا بھی نہیں جا سکتا۔ اس لئے یہ رومال ایک طرف بچھا کر اس میں کھانا کھا لو تو یہ ہمارے اختیار میں ہے حرام سے بچ جائیں گے بعد میں شام کو وعظ میں کھل کر کہا کہ اس طرح کرنا جائز نہیں ہے ۔

ہفت روزہ ــ ختم نبوت

آخری قسط

حیاء — انسانیت کا خاصہ

مولانا محمد قاسم حبیب صاحب فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ

حیاء عورت میں زیادہ خوبی کا باعث ہے

عن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الحیاء حسن وفی النساء احسن۔ (رواہ الدیلمی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیاء اچھی چیز ہے اور عورت میں تو بہت ہی اچھا ہے۔

حیاء کی کمی نیکیوں کو کھا جاتی ہے

عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشیاء تحبط الاعمال، الاشتغال بعیوب الخلق وقسوۃ القلب وحب الدنیا وقلۃ الحیاء وطول الامل وظالم لا ینتھی۔ (رواہ الدیلمی)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ چیزیں نیکیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ مخلوق کے عیوب (کی ٹوہ) میں لگے رہنا اور دل کی سختی اور دنیا کی محبت اور حیاء کی کمی اور آرزو کو لمبا کرنا اور ایسا ظالم جو (ظلم کرنے سے) باز نہ آتا ہو۔

بے حیائی اللہ کی ناراضگی اور بالآخر ایمان سے محرومی کا سبب ہے

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان اللہ اذا اراد بعبد ھلاکاً نزع منہ الحیاء فاذا نزع منہ الحیاء لم تلقہ الا مقیتا ممقتا، فاذا کان مقیتا ممقتا نزع منہ الامانۃ فلم تلقہ الا خائنا مخونا فاذا کان خائنا مخونا نزع منہ الرحمۃ فلم تلقہ الا شیطانا مریدا ملعنا۔ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت چاہتے ہیں تو اس سے حیاء چھین لی جاتی ہے تو جب اس سے حیاء چھین لی گئی۔ تو نہیں پائے گا تو اس کو مگر غضبناک اور غصہ ڈالا ہوا۔ اور جب غضبناک اور مبغوض ہو گا تو اس سے امانت داری چھین لی جاتی ہے جب امانت داری چھین لی گئی، تو نہیں پائے گا تو اس کو مگر خیانت کرنیوالا اور خیانت کیا گیا۔ اور جب خیانت کرنیوالا اور خیانت کیا گیا ہو چکا تو اس سے رحمت و شفقت چھین لی جاتی ہے اور جب اس سے رحمت و شفقت چھین لی گئی تو نہیں

پائے گا تو اس کو مگر تندخو اور سخت رو اور جب "تندخو اور سخت رو" ہو چکا تو اس کے گلے سے ایمان کا قلادہ اتار لیا جاتا ہے اور جب ایمان کا قلادہ اتار لیا گیا تو نہیں پائیگا تو اس کو مگر سرکش شیطان۔ لعنتی ملعون ہے۔

حیاء کی حدود شرعیہ

عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ انہٗ قال استحیوا من اللّٰہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی والحمد للّٰہ فقال لیس ذالک ولکن الاستحیاء من اللّٰہ تعالٰی حق الحیاء ان تحفظ الرأس وما حوی والبطن وما وعی و تذکر الموت والبلی فمن فعل ذالک فقد استحیی من اللّٰہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی

ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ سے حیا کیا کرو جیسا اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ سب نے عرض کیا کہ الحمد للّٰہ ہم حیاء کرتے ہیں۔ تو فرمایا یہ نہیں بلکہ اللّٰہ سے حیاء کرنا جیسا کہ اس سے حیاء کرنیکا حق ہے وہ یہ ہے کہ تو سر اور جو کچھ وہ گھیرے ہوئے ہے، کی حفاظت کرے اور پیٹ اور جو کچھ وہ ڈھانپے ہوئے ہے (کی حفاظت کرے) اور موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد رکھے، سو جس نے یہ کر لیا تو اس نے اللّٰہ سے حیاء کر لیا جب کہ اس سے حیاء کرنے کا حق ہے اب یہ بات کہ سر اور پیٹ کن چیزوں پر مشتمل ہیں اور انکے دشمن کون کون سے ہیں۔ جن سے ان کی حفاظت ضروری ہے۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ سر، زبان، آنکھ، کان، ناک اور دماغ جیسے اعضاء اور ان کی لطیف قوتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) زبان کو بدکلامی اور ایذاء رسانی سے محفوظ رکھا جائے۔ مثلاً جھوٹ، گالی، چغلی، الزام۔ مذاق اڑانا یا بُرے نام سے پکارنا وغیرہ تمام بری باتوں سے۔

(۲) آنکھ کو بد نظری اور ایذاء رسانی سے محفوظ رکھا جائے۔ مثلاً مرد کا غیر محرم عورت اور عورت کا غیر محرم مرد کی طرف نظر اٹھانا۔ اور دوسرے کے ستر کو دیکھنا۔ کسی کے مکان میں جھانکنا اور بیجا کسی کو گھور کر دیکھنا وغیرہ بد نظریوں سے بچانا چاہیے

(۳) کان کو بُرا سننے سے محفوظ رکھا جائے مثلاً غیبت، جھوٹ، گالی، بے فائدہ بات، غیر محرم کی آواز اور ساز کی آواز وغیرہ بُری باتوں سے محفوظ رکھا جائے۔

(۴) ناک کو بُرا سونگھنے سے محفوظ رکھے جیسے ہر بدبو اور غیر محرم عورت کے جسم سے خوشبو وغیرہ۔

(۵) دماغ کو بُرا سوچنے اور ایذا رسانی سے محفوظ رکھے۔ ان لطیف قوتوں کی حفاظت کے ساتھ اس حصہ جسم پہ خالق مطلق کی صناعی کے مناظر کی حفاظت بھی ضروری ہے۔

اللّٰہ نے پلکیں، بھنویں اور مرد کی ٹھوڑی کے بال اور .... عورت کے سر کی چوٹی کو زینت قرار دیا .... ہے ان میں اپنی مرضی سے جوڑ توڑ کرنیکی بجائے ان کی طبعی حالت میں حفاظت کرنا ہو گی۔

بطن یعنی پیٹ کو حلال سے پیٹ بھر کر کھانے اور پینے سے اور غیر شرعی لین دین سے حاصل کئے ہوئے مال سے محفوظ رکھا جائے۔

بقیہ خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

کر مطمئن ہو جائیں۔ اور بعض اکابر نے لکھا ہے کہ کفار کے دیکھنے کے لیے چڑھے تھے۔ حضرت طلحہؓ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے اس دن کمالِ شجاعت سے حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا تھا حتیٰ کہ صحابہؓ جب غزوہ احد کا ذکر فرماتے تو کہتے کہ یہ دن تمام کا تمام طلحہؓ کا ہے۔ حضرت طلحہؓ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ڈھال بنا رکھا تھا۔ اسی سے زیادہ زخم ان کے بدن پر آئے اور حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ ان کا ہاتھ شل بھی ہو گیا تھا۔

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ

اور

علامۃ العصر مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ

ترتیب :- محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور

امام العصرؒ اور مجلس احرار اسلام

تصنیف و تالیف ، تقریر و تحریر ، کے میدان میں بعض موزوں افراد کی خصوصی تربیت کے باوجود حضرت علامہؒ کی خواہش تھی کہ اس فتنۂ ضالہ کی بیخ کنی کے لئے ایک جماعت اور ادارہ معرض وجود میں آئے "پنجاب چونکہ اس جھوٹی نبوت کا مرکز تھا۔ تو اس کے استیصال کے لئے بھی نگاہ بار بار پنجاب کی طرف اٹھتی آپ نے بارہا اپنے متعلقین کو اس طرف متوجہ فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ اسی زمانہ میں قوم پرور مسلمانوں کا ایک گروہ آل " انڈیا کانگریس " سے ورکنگ کمیٹی میں مسلم پنجاب کی نمائندگی کے مسئلہ پہ علیحدہ ہوا - اور ایک نئی جماعت " مجلس احرار اسلام " کی بنیاد ڈالی۔ اس نئی جماعت میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ ، مولانا ظفر علی خانؒ ، مولانا داؤد غزنویؒ ، مولانا محمد علی جالندھریؒ اور دیگر احرار رہنماؤں نے تردید قادیانیت کی سٹیج پر جو کام کیا - وہ احرار کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے - چنانچہ مولانا انظر شاہ مسعودی خلف الرشید امام العصرؒ رقمطراز ہیں۔ بخاریؒ کی ساحرانہ خطابت نے ملک کو آتشیں فضا میں دھکیل دیا - علامہ انور شاہ صاحبؒ نے انہیں " امیر شریعت " کے خطاب سے نواز کر قادیانیت کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا - اور پھر جاننے والے جانتے ہیں کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ہیب سے قادیانیت کا "قلعہ مسمار ہو گیا - ظفر علی خانؒ کی ہنگامہ خیز شاعری نے مرزا "قادیان کی زندگی "تلخ کر دی"۔ اس طرح مجلس احرار کی تعمیر میں قادیانیت کی تردید کا جو تخم ڈالا گیا تھا - وہ احرار کی پوری زندگی میں بروئے کار رہا - پاکستان بن جانے کے بعد بھی قادیانیت سے ایک بار بھرپور مقابلہ مجلس احرار ہی نے کیا - اگرچہ سر ظفر اللہ قادیانی کی سازشوں کے نتیجہ میں احرار کے سینکڑوں کارکن نہ صرف قید و بند کی صعوبتوں بلکہ گولیوں کا نشانہ بن گئے (بلکہ اس وقت کے وزیر داخلہ کے بیان کے مطابق دس ہزار شیدائیان ختم نبوت کو تہہ تیغ کیا گیا ، آج بھی احرار کے بقیۂ سلف " مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نام سے قادیانیت کے استیصال کو اپنا مقصد حیات بنائے ہوئے ہیں - قادیانیت کے خلاف بے پناہ کام کے اچھے عنوانات اس ادارہ کا وہ کارنامہ ہے - جس کی بنیاد پر یہ ادارہ انشاء اللہ العزیز عند اللہ و عند الناس سرخرو رہے گا ہزاروں رضاکار سینکڑوں کارکن "آتش نوا مقررین نے احرار کے پلیٹ فارم سے اٹھ کر ملک کو یہ شعور دیا کہ قادیانیت کفر کا دوسرا نام ہے - عوامی سطح پر اس شعور کی بالیدگی " احرار " کے بغیر ناممکن تھی - اور اس میں بھی شک نہیں کہ خاص اس محاذ پر علامہ کشمیریؒ " احرار کی پُرجوش قیادت فرما رہے تھے - اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ موصوف نے اس مقصد کے لئے احرار ہی کو اپنا مکتبۂ فکر اور دائرۂ عمل بنایا

باقی صفحہ ۵ پر

جنرل محمد ضیاء الحق کے نام

ریاض سعودی عرب سے ایک خط!

بخدمت جناب عزت مآب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر مملکت جمہوریہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب عالی۔ بیرون ملک بسنے والے پاکستانی آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں امید ہے آپ ملک وملت کی خیرخواہی کے پیش نظر فوری توجہ فرماکر ملی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہوں گے۔

جناب والا! یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ قادیانی جماعت روز ازل سے مادر وطن پاکستان میں وہی کردار ادا کر رہی ہے جو عرب دنیا میں اسرائیل ادا کر رہا ہے۔ اگر اسرائیل عرب دنیا کے سینہ میں ایک خطرناک ناسور بن چکا ہے تو بہترین مملکت خداداد پاکستان آئے دن قادیانیت کے منحوس چکروں سے محفوظ نہیں۔ طرفہ یہ کہ پاکستان میں ہر آنے والا حکمران طبقہ قادیانیت کی آبیاری کر کے آنے والی نسلوں کے لئے عبرت کا نمونہ بنا۔ اور اس کے بھیانک انجام سے درس عبرت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

؎ حذر اے چیرہ دستاں کہ سخت ہیں فطرت کی تعزیریں۔

ادھر قادیانیوں کے حوصلے اس قدر بلند ہوئے کہ ان کے پلید ہاتھ مولانا اسلم قریشی ایسے عاشق رسول۔ مجاہد ختم نبوت تک جا پہنچے۔ اور ان کے اغوا کا دردناک سانحہ پیش آیا حالانکہ قریشی صاحب موصوف اپنے سابقہ غازیانہ رول کی وجہ سے عالم اسلام کے دلوں کی دھڑکن تھے اور ان کے اغوا نے پوری ملت اسلامیہ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اور سوچنے پہ مجبور کر دیا کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء جیسی ایک اور تحریک چلا کر قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دے۔

حضور والا! مولانا اسلم قریشی کی اتنی طویل گمشدگی سے یہ یقین ہو چلا ہے کہ قادیانی موصوف کو اپنی انتقامی کارروائی کا نشانہ بنا چکے ہیں۔ اور انتظامیہ طفل تسلیوں سے کام لے کر ان کی بازیابی کے لئے ۲۵۰۰۰/- ہزار روپے کے مضحکہ خیز ایوارڈ کا اعلان کر کے پوری قوم سے مذاق کر رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر بدترین مذاق کیا ہوگا کہ ایک طرف تو رہنمائی کرنے والے کے لئے خوشنما انعام کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اصل مجرموں کی نشاندہی کرنے والوں پہ وہاں کے تمام ڈویژن میں داخلہ تک پابندی کے پہرے بٹھا دیئے گئے۔

عالیجاب۔ ہمارے نزدیک اس سانحہ کا سب سے بڑا مجرم قادیانیوں کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر ہے۔ کیونکہ کسی قادیانی کی کوئی حرکت اپنے سربراہ کے بغیر رونما نہیں ہوتی۔ اور بیعت فارم میں انہیں اس بات کا پابند کیا جاتا ہے۔ بنا بریں اس المناک سانحہ کے ذمہ دار مرزا طاہر کو فی الفور گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔

منجانب:۔ مجلس عمل بازیابی اسلم قریشی
سعودی عرب ریاض

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

صلی اللہ علیہ وسلم

ختم المرسلین

مدینہ رشکِ خلدِ بریں ہے
مقام رحمۃ للعالمیں ہے

وہ دل ہے بے نیازِ ہر دو عالم
وہ جس میں حبِّ ختم المرسلیں ہے

یہ روضہ ہے حبیبِ کبریا کا
یہ روضہ مظہرِ ذوق و یقیں ہے

ٹھہر اے رہ نوردِ جذب و مستی
نگاہِ شوق کی منزل یہیں ہے

ہے جس کا در پناہِ دردمنداں
وہ سلطانِ دو عالم، شاہِ دیں ہے

تعالی اللہ یہ سرچشمۂ نور
کہ جس کا فیض جاری ہر کہیں ہے

مدینہ اہلِ ایماں کی گواہی
مدینہ مرکزِ عرفانِ دیں ہے

وہی ہے جلوہ گر اشکوں میں میرے
وہی جو دل کی دھڑکن میں مکیں ہے

ابد تک سطوتِ کونین حافظ
مری سرکار کے زیرِ نگیں ہے

حافظ لدھیانوی